سلسلہ خطبہ 40
خطبہ جمعۃ المبارک
خطبہ رائٹر
ابوضیاء تنزیل عابد
مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بورے والا
عنوان:
سیدنا
حسن و حسین
رضی اللہ عنہم
زیر اہتمام
شعبہ تبلیغ جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بورے والا

اہم عناصر:

❁ سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا تعارف ❁ سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

❁ صحابہ کا سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے پیار ❁ سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی شہادت

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا [الاحزاب: 33]

ذی وقار سامعین!

کائنات کی سب سے افضل ہستی، سید البشر اور امام الانبیاء کے گھرانے والوں کو اہل بیت کہا جاتا ہے۔ اس نسب اور خاندان سے ہونا دنیا کا سب سے بڑا اعزاز و اکرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

"اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا۔" [الاحزاب: 33]

آج کے خطبہ جمعہ میں ہم اہل بیت کے دو افراد سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کریں گے

سیّدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا تعارف

نام و نسب:

سیّدنا حسن / حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا پورا نام یہ ہے:

حسن / حسین بن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

آپ رسول اللہ ﷺ کے نواسے، جنتی نوجوانوں کے سردار، فاطمہ بنت محمد ﷺ کے لخت جگر اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے نور نظر ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛

”لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّاهُ حَمْزَةَ، فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّاهُ بِعَمِّهِ جَعْفَرٍ، قَالَ: فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَ هَذَيْنِ ” فَقُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا

"حسن اور پھر حسین (رضی اللہ عنہما) دونوں کے نام پہلے اور رکھے گئے تھے، لیکن بعد میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دونوں بچوں کے نام تبدیل کر دوں، تو میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، اور پھر اللہ کے رسول ﷺ نے ان کا نام 'حسن' اور 'حسین' رکھا"۔ [السلسلة الصحيحة: ۲۷۰۹]

ولادت:

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ رمضان تین ہجری میں پیدا ہوئے۔

سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ 5 شعبان 4ہجری میں پیدا ہوئے۔

سیّدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

جنتی نوجوانوں کے سردار:

❁ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ آپ کے قریب ہی سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما موجود تھے۔ آپ ایک دفعہ انھیں دیکھتے اور دوسری دفعہ لوگوں کو فرماتے؛

إنّ ابني هٰذا سيد، ولعل الله أن يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين

"میرا یہ بیٹا(نواسا) سید(سردار) ہے اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروائے۔"[صحیح البخاری:2704]

❁ نبی کریم ﷺ نے فرمایا؛

الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة

"حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔"[مسند احمد 3/3ح10999]

❁ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛

اس فرشتے(جبریل علیہ السلام) نے مجھے خوش خبری دی کہ

وأن الحسن والحسين سيّدا شباب أهل الجنة

"اور بے شک حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔"[ترمذی:3781]

❁ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛

الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة وأبوهما خير منهما

"حسن اور حسین اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے ابا (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) ان دونوں سے بہتر ہیں۔"[المستدرک للحاکم 3/167ح4779]

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛

"حسن اور حسین اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔"[ترمذی:3781]

نبی ﷺ کے محبوب:

❁ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا، نبی ﷺ نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا اور آپ فرما رہے تھے؛

اللهم إنّي أحبه فأحبه

"اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر۔"[صحیح البخاری:3749]

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں دن کے کسی حصے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلا۔ آپ (سیدہ) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے خیمے کے پاس آئے اور فرمایا: چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے؟ آپ حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔

تھوڑی دیر میں وہ (حسن رضی اللہ عنہ) دوڑتے ہوئے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں گلے لگا لیا (معانقہ کیا) اور فرمایا؛

اللهم إني أحبه فأحبه و أحب من يحبه

"اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تُو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اُس سے محبت کر۔"[صحیح بخاری:2122]

❁ نبی کریم ﷺ اسامہ بن زید اور حسن (رضی اللہ عنہما) کو پکڑتے (اور اپنی رانوں پر بٹھاتے) آپ فرماتے: اے اللہ! ان دونوں سے محبت کر، کیونکہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔[صحیح البخاری:3735]

❁ نبی کریم ﷺ نے فرمایا؛

هذان ابناي و ابنا ابنتي، اللهم إني أحبهما فأحبهما و أحبّ من يحبّهما

"یہ دونوں (حسن وحسین) میرے بیٹے اور نواسے ہیں، اے میرے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تُو بھی ان دونوں سے محبت کر اور جو اِن سے محبت کرے تُو اس سے محبت کر۔"[ترمذی:3769]

❁ عطاء بن یسار (تابعی) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انھیں ایک آدمی (صحابی) نے بتایا: انھوں نے دیکھا کہ نبی ﷺ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) کو سینے سے لگا کر فرمارہے تھے؛

اللهم إني أحبهما فأحبهما

اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو (بھی) ان دونوں سے محبت کر۔

[مسند احمد 5/369ح23133وسندہ صحیح]

نبی ﷺ کے پھول:

نبی کریم ﷺ نے سیدنا حسن بن علی اور سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا؛

هما ريحانتاي من الدنيا

وہ دونوں دنیا میں سے میرے دو پھول ہیں۔[صحیح البخاری:3753]

محبتِ حسنین رضی اللہ عنہما فرض ہے:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

جس نے ان دونوں (حسن وحسین رضی اللہ عنہما) سے محبت کی تو یقیناً اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض کیا تو یقیناً اس نے مجھ سے بغض کیا۔

[مسند احمد 2/440ح 9673 وسندہ حسن لذاتہ]

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

حسين مني و أنا من حسين، أحبّ الله من أحبّ حسيناً، حسين سبط من الأسباط

حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے، حسین میری نسلوں میں سے ایک نسل ہے۔[ترمذی:3775]

حسنین رضی اللہ عنہما اہلِ بیت میں سے ہیں:

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ (مباہلے والی) آیت:

نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَ کُمْ

"اور (مباہلے کے لئے) ہم اپنے بیٹے بلائیں تم اپنے بیٹے بلاؤ۔"[آلِ عمران:61]

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو بلایا اور فرمایا: اَللّٰھُمَّ ھٰؤلاء أهلي

اے اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔[صحیح مسلم:6220]

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

ایک دن صبح کو نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کے جسم مبارک پر اونٹ کے کجاوں جیسی دھاریوں والی ایک اونی چادر تھی تو حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) تشریف لائے، آپ نے انھیں چادر میں داخل کر لیا۔ پھر حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے، وہ چادر کے اندر داخل ہو گئے۔ پھر فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تشریف لائیں تو انھیں آپ نے چادر کے اندر داخل کر لیا، پھر علی (رضی اللہ عنہ) تشریف لائے تو انھیں (بھی) آپ نے چادر کے اندر داخل کر لیا۔

پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا؛

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

"اے اہلِ بیت! اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی دور کر دے اور تمھیں خوب پاک صاف کر دے۔"[الاحزاب:33][صحیح مسلم:6261]

❁ سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دائیں طرف فاطمہ کو اور بائیں طرف علی کو بٹھایا اور اپنے سامنے حسن وحسین (رضی اللہ عنہما) کو بٹھایا (پھر) فرمایا؛

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

اے اہلِ بیت! اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی دُور کر دے اور تمھیں خوب پاک وصاف کر دے۔(الاحزاب:33)

اے اللہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔[مسند احمد:16988 صحیح]

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کے بارے میں فرمایا؛

اللهم هؤلاء أهل بيتي

اے میرے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔[المستدرک 2/416ح3558]

❁ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أحبو االله لما يغذوكم من نعمه، وأحبوني بحب الله، وأحبوا أهل بيتي لحبي

اللہ تمھیں جو نعمتیں کھلاتا ہے اُن کی وجہ سے اللہ سے محبت کرو، اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو، اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔[ترمذی:3789]

نبی ﷺ نے منبر چھوڑ دیا:

ایک دفعہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) تشریف لے آئے تو آپ منبر سے اُتر گئے اور انھیں پکڑ کر اپنے سامنے لے آئے، پھر آپ نے خطبہ شروع کر دیا۔[ترمذی:3774]

رسول اللہ ﷺ سے مشابہت:

❁ مشہور جلیل القدر صحابی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛

"حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) سے زیادہ کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں تھا۔"

[صحیح بخاری:3752]

❁ سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کو گود میں بٹھایا اور فرمایا؛

هذا مني "یہ مجھ سے ہے۔"[ابو داود:4131]

صحابہ کا سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے پیار

خلفاء راشدین کا حسین رضی اللہ عنہ سے پیار:

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں؛

كَانَ الصِّدِّيقُ يُكْرِمُهُ وَيُعَظِّمُهُ، وَكَذَلِكَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ،

"ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ کی عزت و تکریم کرتے تھے اور عمر و عثمان رضی اللہ عنہما بھی آپ کی عزت و تکریم کرتے تھے۔" [البدایۃ والنہایۃ: 8/161]

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حسن رضی اللہ عنہ سے پیار:

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

"ابو بکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلے تو دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ آپ نے ان کو اپنے کندھے پر بٹھالیا اور فرمایا:

میرے باپ تم پر قربان ہوں! تم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شباہت ہے۔ علی کی نہیں۔ یہ سن کر علی رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے۔" [صحیح بخاری: 3542]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا حسنین رضی اللہ عنہ سے پیار:

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں؛

أن عمر بن الخطاب لما دون الديوان وفرض العطاء الحق الحسن والحسين بفريضة ابيهما مع أهل بدر لقرابتهما من رسول الله (صلى الله عليه وسلم) ففرض لكل واحد منهما خمسة آلاف درهم.

جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دفاتر ترتیب دیے اور عطائیں مقرر کیں تو حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی وجہ اس کے والد کے ساتھ سے اہل بدر میں سے حصہ مقرر کیا۔[تاریخ دمشق: 13/238]

ابن کثیر رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں؛

وقد ثبت أن عمر بن الخطاب كان يكرمهما ويحملهما ويعطيهما كما يعطي أباهما.

"پس ثابت ہوا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان دونوں کی عزت وتکریم کرتے ان کی ذمہ داریاں اٹھاتے اور ان کو اسی طرح عطا کرتے جس طرح ان کے والد کو عطا کیا کرتے تھے۔"

[البداية والنهاية: 8/226]

امام ذہبی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

أن عمر كسا أبناء الصحابة، ولم يكن في ذلك ما يصلح للحسن والحسين، فبعث إلى اليمن، فأتي بكسوة لهما، فقال: الآن طابت نفسي.

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صحابہ کے بیٹوں کو کپڑے پہنائے لیکن ان میں کوئی ایسا کپڑا نہیں تھا جو حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے شایان شان ہو تو آپ نے یمن کی طرف ایک بندہ بھیج ان کے لیے جوڑے منگوائے پھر فرمایا: اب جاکر میرا دل خوش ہوا۔[سیر اعلام النبلاء: 4/351]

عثمان رضی اللہ عنہ کا حسنین رضی اللہ عنہما سے پیار:

ابن کثیر رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں؛

كان عثمان بن عفان يكرم الحسن و الحسين و يحبهما.
وقد كان الحسن بن علي يوم الدار – وعثمان بن عفان محصور – عنده ومعه السيف متقلداً به يحاجف عن عثمان.

"عثمان رضی اللہ عنہ حسین و حسین رضی اللہ عنہما کی عزت و تکریم کرتے اور ان سے محبت کرتے تھے۔ جس دن عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے اس دن حسن رضی اللہ عنہ ان کے پاس تھے اور ان کے پاس تلوار تھی جو ان کے کندھے سے لٹکی ہوئی تھی جس سے وہ عثمان رضی اللہ عنہ کا دفاع کرتے تھے۔"[البداية والنهاية:8/41]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا حسنین سے پیار:

سعید بن ابو سعید المقبری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: ایک مرتبہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں سلام کیا، پس ہم نے آپ کے سلام کا جواب دیا۔ لیکن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی آمد یا سلام کا علم نہیں ہو سکا۔ ہم نے بتایا کہ اے ابو ہریرہ! یہ حسن بن علی آئے ہیں اور انہوں نے ہم پر سلام کیا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور کہا؛

وعليك السلام يا سيدي، ثم قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إنه سيد.

اے میرے سردار آپ پر بھی سلامتی ہو! پھر بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سردار ہیں۔[مستدرک حاکم:4792]

ابو المھزم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: ہم ایک خاتون کے جنازے میں تھے۔

فجعل أبو هريرة ينفض التراب عن قدميه بطرف ثوبه، فقال الحسين: يا أبا هريرة، وأنت تفعل هذا؟! فقال: دعني، فوالله لو يعلم الناس مثل ما أعلم لحملوك على رقابهم.

"ابوہریرہ حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں سے گرد جھاڑنے لگے حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوہریرہ! آپ یہ سب کر رہے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: مجھے چھوڑیں، جو میں جانتا ہوں اگر لوگ وہ جان لیں تو آپ کو اپنے گردنوں پر سوار کر لیں۔"[تاریخ الاسلام للذھبی:2/627]

مستدرک حاکم میں ہے کہ ایک بار سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان سے کہا؛

رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل بطنك ، فاكشف الموضع الذي قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أقبله، قال: وكشف له الحسن فقبله.

ایک بار میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے پیٹ پر بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، آپ میرے لیے اس حصے کو ظاہر کریں تاکہ میں بھی وہاں بوسہ دوں۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لب مبارک لگائے ہیں۔ چناچہ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ حصہ ظاہر کیا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہاں بوسہ دیا۔[مستدرک حاکم:4785]

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛

میں نے جب بھی حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسجد میں پایا۔ آپ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھ پر سہارا لیا۔ پس میں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ بنو قینقاع کا بازار آ گیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار کا ایک چکر لگایا، (بازار کو) دیکھا پھر لوٹ آئے اور میں بھی آپ

ﷺ کے ساتھ لوٹ آیا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور حبوہ باندھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: 'ذرا منے کو میرے پاس بلانا۔ پس حسین رضی اللہ عنہ دوڑے ہوئے آئے اور آپ ﷺ کی گود میں گر گئے۔ پھر انہوں نے ﷺ کی داڑھی میں ہاتھ ڈال کر کھیلنا شروع کر دیا۔

فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتح فم الحسين فيدخل فاه في فيه ويقول: اللهم إني أحبه فأحبه.

نبی ﷺ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے منہ کو کھولتے اور اس میں اپنا منہ داخل کر کے فرماتے: اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے، تو بھی اس سے محبت کر۔[مستدرک حاکم: 4823]

مساور السعدی بیان کرتے ہیں کہ:

رأيت أبا هريرة قائما على مسجد رسول الله -صلى الله عليه وسلم- يوم مات الحسن يبكي، وينادي بأعلى صوته: يا أيها الناس! مات اليوم حب رسول الله -صلى الله عليه وسلم.

جس دن حسن رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں نے ابوہریرہ کو رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کھڑے دیکھا وہ رو رہے تھے اور بلند آواز سے کہہ رہے تھے: لوگو! آج رسول اللہ ﷺ کے محبوب کا انتقال ہو گیا ہے۔[سیر أعلام النبلاء: 4/346]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حسین رضی اللہ عنہ سے پیار:

شہر بن حوشب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا کہ ایک عورت چیختی ہوئی آئی اور کہا: حسین رضی اللہ عنہا کو شہید کر دیا گیا ہے۔ یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

قد فعلوها ملأ الله بيوتهم أو قبورهم عليهم نارا ووقعت مغشيا عليها وقمنا.

کیا انہوں نے ایسا کیا ہے! اللہ ان کے گھروں کو یا ان کے قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا بے ہوش ہو گئیں اور ہم وہاں سے اٹھ کر آگئے۔[تاریخ دمشق: 238/14]

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا حسین سے پیار:

عیزار بن حریث العبدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک بار سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کعبے کے سائے مین بیٹھے ہوئے تھے کہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو آتے ہوئے دیکھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛

هذا أحب أهل الأرض إلى أهل السماء اليوم.

"یہ شخص آج آسمان والوں کے نزدیک زمین والوں میں سے سب سے زیادہ محبوب ہے۔"[تاریخ دمشق: 179/14]

معاویہ رضی اللہ عنہ کا حسن رضی اللہ عنہ سے پیار:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّ لِسَانَهُ أَوْ قَالَ شَفَتَهُ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَنْ يُعَذَّبَ لِسَانٌ أَوْ شَفَتَانِ مَصَّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن رضی اللہ عنہ کی زبان یا ہونٹ چوستے ہوئے دیکھا ہے اور اس زبان یا ہونٹ کو عذاب نہیں دیا جائے گا جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چوسا ہو۔[مسند احمد: 16247]

صاحب عقد الفرید نقل کرتے ہیں کہ: ایک بار سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہم مجلسوں سے سوال کیا؛

من أكرم الناس أبا و أما، و جدا و جدة، و عما و عمة، و خالا و خالة؟ فقالوا: أمير المؤمنين أعلم. فأخذ بيد الحسن بن علي و قال: هذا، أبوه. علي بن أبي طالب، و أمه فاطمة ابنة محمد، و جده رسول الله صلى الله عليه و سلم، و جدته خديجة.

ماں باپ، نانا نانی، چچا پھوپھی، خالہ اور ماموں کے حساب سے سب سے زیادہ مکرم کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ (جو اس وقت مجلس میں موجود تھے) ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا: یہ ہیں۔ جن کے والد علی، ماں فاطمہ، نانا محمد رسول اللہ ﷺ اور نانی خدیجہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ [العقد الفرید: 5/345]

عبد اللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ:

أن حسن بن علي دخل على معاوية فقال: لأجيزنك بجائزة لم أجز بها أحدا قبلك و لا أجيز بها أحدا بعدك من العرب، فأجازه بأربعمائة ألف، فقبلها.

حسن بن علی رضی اللہ عنہما معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا: میں ضرور آپ کو ایک ایسا عطیہ دوں گا جو آپ سے پہلے کبھی کسی عرب کو نہ دیا ہے نہ دوں گا۔ پھر آپ نے انہیں چار لاکھ عطا کیے اور انہوں نے قبول کیے۔ [مصنف ابن أبي شيبة: 6/188]

جابر رضی اللہ عنہ کا حسین رضی اللہ عنہ سے پیار:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛

من سره أن ينظر إلى رجل من أهل الجنة، فلينظر إلى الحسين بن علي" فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقوله.

جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ ایک جنتی آدمی دیکھے تو وہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو انہیں جنتی کہتے سنا ہے۔ [صحیح ابن حبان: 6966]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا حسین رضی اللہ عنہ سے پیار:

ابن ابی نعم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دمِ البعوضِ وَقَدْ قتلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.

میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں موجود تھا کہ ان سے ایک شخص نے احرام کی حالت میں مچھر کے مارنے کے متعلق سوال کیا (کہ اس کا کفارہ کیا ہے) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے پوچھا: تم کہاں سے ہو؟ اس نے کہا: عراق سے۔ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو! جو مچھر کے خون کے متعلق سوال کر رہا ہے اور انہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو قتل کر دیا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ [صحیح بخاری: 5994]

سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی شہادت

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت:

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ 51 ہجری میں 48 سال کی عمر میں زہر کی وجہ سے شہید ہوئے۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت:

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو (دیکھا) آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا کسی نے آپ کو ناراض کر دیا ہے؟ آپ کی آنکھوں سے آنسو کیوں بہہ رہے ہیں؟

آپ نے فرمایا: بلکہ میرے پاس سے ابھی جبریل (علیہ السلام) اُٹھ کر گئے ہیں، انھوں نے مجھے بتایا کہ حسین کو فرات کے کنارے قتل (شہید) کیا جائے گا۔[مسند احمد 1/85ح648]

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

میں نے ایک دن دوپہر کو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا، آپ کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے، آپ کے ہاتھ میں خون کی ایک بوتل تھی۔ میں نے پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور اُن کے ساتھیوں کا خون ہے، میں اسے صبح سے اکٹھا کر رہا ہوں۔[مسند احمد 1/242]

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر سخت غمگین تھے۔

❁ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ (10) محرم (عاشوراء کے دن) اکسٹھ (61) ہجری میں شہید ہوئے۔[تاریخ دمشق لابن عساکر 14/237]

❁ شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ جب سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کی خبر عراق سے آئی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا؛

عراقیوں پر لعنت ہو، عراقیوں نے آپ کو قتل کیا ہے، اللہ انھیں قتل کرے۔ انھوں نے آپ سے دھوکا کیا اور آپ کو ذلیل کیا، اللہ انھیں ذلیل کرے۔[مسند احمد: 26550 وسندہ حسن]

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی (عراقی) نے مچھر (یا مکھی) کے (حالتِ احرام میں) خون کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛

اسے دیکھو، یہ (عراقی) مچھر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (نواسے) کو قتل (شہید) کیا ہے۔[صحیح بخاری: 5994، 3753]

❁ شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا۔ میں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سنی تو اُم سلمہ کو بتایا۔ (کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں)۔

انھوں نے فرمایا: ان لوگوں نے یہ کام کر دیا ہے، اللہ ان کے گھروں یا قبروں کو آگ سے بھر دے۔ اور وہ (غم کی شدت سے) بے ہوش ہو گئیں۔[تاریخ دمشق 14 / 229 وسند حسن]

❁ تابعِ صغیر ابراہیم بن یزید النخعی نے فرمایا:

"اگر میں ان لوگوں میں ہوتا جنھوں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو قتل (شہید) کیا تھا، پھر میری مغفرت کر دی جاتی، پھر میں جنت میں داخل ہوتا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزرنے سے شرم کرتا کہ کہیں آپ میری طرف دیکھ نہ لیں۔"

[المعجم الکبیر للطبرانی 3/112 ح 2829 وسندہ حسن]